☆۔ہدایت۔☆

(۳)

ہدایت کے ضمن میں انتہائی ضروری معلومات!

ابوعبداللہ

(ہماراعزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم اللہ،الحمد للہ، و الصلاۃ و السلام علی رسول اللہ

ہدایت کیا ہے؟

حقیقی ہدایت کا حصول انسان کی سب سے بڑی دولت ہے جس سے دنیا و آخرت بنتی ہے۔اس سے محرومی بہت بڑی بدنصیبی ہے۔یہ اُس مخلص خوش نصیب کو ملے گی جس میں سچائی کو جاننے اور پانے کی شدید تڑپ ہوگی۔جو مسلک پرستی اور فرقہ واریت کی آہنی زنجیروں سے آزاد ہو چکا ہوگا۔

بڑی غلط فہمی: اس ضمن میں فرقہ واریت کی بنا پر بڑی غلط فہمی یہ پیدا ہو چکی ہے کہ مختلف گروہ اپنے آپ کو ہدایت کا نمونہ، معیار اور پیمانہ جبکہ دوسرے گروہوں کو گمراہ سمجھتے ہیں۔جبکہ ہدایت کا پیمانہ، معیار اور نمونہ ہم یا ہمارے فرقے اور مسالک نہیں بلکہ: ”قرآن وسنت، اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا اجماعی راستہ ہے“۔ہم سب کو اسی اصل معیار کے سامنے اپنے آپ کو ماپنے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک اس معیارِ ہدایت پر ہیں۔؟ ہدایت کا مرکز ومحور اور اولین منبع اللہ کی کتاب یعنی قرآن حکیم ہے، جیسا کہ پروردگار نے فرمایا: ﴿قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى﴾ (الانعام:6، آیت۔71)

”(اے نبی) فرما دیجیے بلاشبہ اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔“

ہدایت کا اولین سرچشمہ قرآن حکیم پھر اس کا عملی نمونہ نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی یعنی آپ ﷺ کی سنت ہے۔

”قرآن حکیم کے احکامات، قرآن کی ترجیحات اور سنت کو دیانتداری سے سمجھنا اور اپنے ذہن، فرقے، مسالک، کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بغیر تاویل وتحریف کے بعینہٖ اسے من وعن تسلیم کر لینا ہدایت ہے۔اپنی سوچ، اپنے من پسند فرقے، مسالک، اکابرین، علماء، امام، پیر حضرات کو قرآن و سنت کے تابع کر دینا ہدایت ہے جو کہ انتہائی مشکل کام ہے، یہ پہاڑ سر کرنے کے مترادف ہے۔“

ہدایت کے بنیادی اہداف: تعلیمات وحی کی روشنی میں ہدایت کے درج ذیل سات بنیادی اہداف ہیں جنہیں درج ذیل ترجیحی بنیادوں پر کما حقہ سمجھے بغیر نجات ممکن نہیں۔

(۱)۔اللہ کی وحدانیت، (۲)۔رسالت، (۳)۔فکر آخرت، (۴)۔عبادات، (۵)۔اخلاقیات و معاملات، (۶)۔معاشیات (مال و جائیداد)، (۷)۔دعوت وجہاد: دعوت دین اور اسلام اور ملک وملت کے دفاع کیلئے اسلامی حکومت کی کال پر جہاد کیلئے تیار رہنا۔

ہدایت ہمارے ہاتھ میں نہیں!

ہدایت کیلئے وعظ وتذکیر اور دعا بنیادی ذرائع ہیں۔انبیاء علیہم السلام مینارہ نور ہوتے ہیں جن کی محنت ودعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ انسانیت کیلئے ہدایت ونجات کی راہیں کھولتے ہیں۔لیکن کس کے دل نے ہدایت قبول کرنی ہے اور کس کے دل نے نہیں۔اس کا فیصلہ اللہ نے خود کرنا ہے۔اور اللہ کا یہ فیصلہ محض اللہ کی اپنی چوائس سے نہیں بلکہ اصولوں کی بنیاد پر ہوتا ہے۔یعنی کسی کو ہدایت پر لانے یا نہ لانے کا فیصلہ انسان کی اپنی روش کی بناپر شرائط وضوابط اور قانون وقاعدے کے تحت کیا جاتا ہے۔

جو ہدایت نصیب ہونے کی شرائط وضوابط کو پورا کرنے میں ناکام ہو کر اللہ کے قانون کی زد میں آجائے تو ساری دنیا مل کر بھی اسے ایک بات بلکہ ہدایت کا ایک لفظ تسلیم نہیں کرواسکتی خواہ وہ شخص بہت بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو۔اس پر سارا قرآن بھی گزار دیں گے تو وہ ایک لفظ نہ مان سکے گا مگر جب تک اللہ تعالیٰ حق بات کو سمجھنے اور اسے تسلیم کرنے کے لئے کسی کے دل کی گرہ نہ کھول دے۔ہماری نصیحت کی کیا اہمیت ہے،قانون کی زد میں آنے والے لوگوں کیلئے تو انبیاء علیہم السلام جیسے عظیم رہنماؤں کی رہنمائی بھی سودمند نہیں ہو پاتی۔اسی لئے نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تسلی دی:

﴿لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ o﴾ (سورۃ الشعرا:26:آیت:3)

"(اے نبی) شاید آپ اس رنج سے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اپنے تئیں ہلاک کردو گے۔"

مزید دیکھئے: (القصص:56)،(آل عمران:129-128)،(الشعرا:آیت:3)(مسلم رقم: 6750)

بلکہ ہدایت ملنے کی شرائط کو پورا نہ کرکے قانون کی زد میں آنے والوں کے پاس علم جتنا زیادہ ہوگا،قرآن و سنت کی غلط تاویل وتحریف سے اتنی ہی بڑی گمراہی کا باعث بنے گا۔انہیں حقائق کے پیش نظر امت کی تعلیم کیلئے درج ذیل دعائیں نبی کریم ﷺ اور ان کے اصحابؓ کے شب روز کا حصہ ہوتیں:

☆ ((یامقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینک)) (جامع ترمذی،رقم:2792)

☆ ((الھم الھدنی وسددنی)). "اے اللہ مجھے ہدایت عطا فرما اور سیدھا رکھ۔" (مسلم،کتاب الذکر ودعا)

☆ "اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔مجھے لمحے بھر کیلئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔میرے تمام حالات درست فرمادے،تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔" (ابوداؤد،رقم:4246)

اگر آپ میں مذکورہ حقیقت کی تفصیل اور شرائط کو جاننے کی تڑپ ہے تو پھر فوراً دیکھئے ہماری تحریر "ہدایت،باب۲"

ہدایت کس کو ملے گی؟

جیسا کہ یہ بات واضح ہو چکی کہ اللہ تعالیٰ شرائط وضوابط اور اصولوں کی بنیاد پر کسی کے لئے ہدایت کی گرہ کھولنے یا نہ کھولنے کا فیصلہ کرتا ہے۔اس ضمن میں دو بنیادی شرائط ہیں اور دو ثانوی:

بنیادی شرائط: (۱)۔اخلاص وسچائی، اور (۲)۔طلب وجستجو

ثانوی شرائط: (۱)۔تمسک بالقرآن، اور (۲)۔عقل ودانش کا استعمال

مذکورہ دو بنیادی شرائط پوری ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ خود ہی اگلی شرائط کی طرف انسان کو مائل کر دیتا ہے۔جب تک یہ چار شرائط پوری نہ ہوجائیں، حقیقی ہدایت نصیب ہونے کا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔

(۱)۔اخلاص وسچائی: شیطان نے ساری انسانیت کو اغوا کر لینے، اچک لینے اور ذریت آدم کی جڑ کاٹ دینے کا دعویٰ کیا ہے، سوائے مخلص لوگوں کے، دیکھئے: (سورہ ص:82۔83)۔

اخلاص کا مطلب ہے کہ مقصد: (i)۔اللہ کی رضا کا حصول یا (ii)۔اخروی فلاح یعنی دوزخ کی آگ سے بچنا اور جنت کے حصول کے سوا کچھ اور نہ ہو۔اور اخلاص نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مقصد:

(i)۔مقام ومرتبہ اور عزت وشہرت ہو، (ii)۔دولت ودیگر دنیوی مفادات ہو، اور (iii)۔اسلام کی فکر کی بجائے اپنے گروہ، مسالک اور فرقوں کی آبیاری اور رسولوں (علیہم السلام) کی پیروی کی بجائے دیگر شخصیات کی پیروی کی فکر ہونا۔

(۲)۔طلب وجستجو: ہدایت صرف اسے ملے گی جو سچائی کیلئے فکر مند ہوگا۔جس میں سچائی جاننے کی شدید پیاس اور تڑپ ہوگی۔نہ کہ اسے جو مسلک پرستی اور اکابر پرستی کی زنجیروں میں جکڑا آنکھوں پر پٹی بندھی ہو۔

جیسے ہی یہ دو بنیادی شرائط پوری ہوجائیں گی، اس کے نتیجے اللہ تعالیٰ انسان کو اگلی شرائط پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب کردے گا۔یعنی پروردگار انسان کو ہدایت کے اصل منبع یعنی قرآن حکیم کی طرف لے آئے گا جس کے بغیر اندھیروں سے نکل کر روشنی کو پانا ممکن نہیں۔پھر پروردگار چوتھی شرط یعنی: جمود، تعصب، جہالت، بغیر سوچے سمجھے اندھا دھند پیروی اور جامد تقلید..... کی بجائے عقل ودانش کے نورِ بصیرت کی طرف لے آئے گا۔یوں ان چار شرائط کی تکمیل پر خوش نصیب انسان گمراہی کی زَد سے بچ کر اللہ کے ہدایت والے قانون سے بہرہ مند ہوکر سعادت کی راہ پر گامزن ہوجائے گا۔

اگر خدانخواستہ فرقہ واریت کی بنا پر معاملہ اسکے برعکس ہوا، تو پھر ابلیس اپنے تمام ہتھیاروں (چھ بنیادی اور دیگر بہت سے ثانوی جالوں) کے ذریعے یوں اچک لے گا کہ ہمیں کان وکان خبر تک نہ ہو پائے گی۔

ہدایت پر گامزن ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کن موڑ!

کس نے ہدایت کی راہ پر گامزن ہونا ہے اور کس نے نہیں؟ اس ضمن میں قرآن حکیم نے بطور کسوٹی درج ذیل بہت بڑی حقیقت کھول دی ہے:

﴿وَ نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ۠﴾ (سورۃ الانعام:6: آیت:110)

''اور ہم پھر دیں گے انکے دلوں کو اور انکی نگاہوں کو (ہدایت سے) جس طرح پہلی دفعہ (حق سامنے آنے پر) انہوں نے حق کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ اور اب ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔''

یہ کسی بھی انسان کی زندگی کا فیصلہ کن موڑ ہے، جہاں سے اسکی ابدی تباہی یا ابدی سعادت کی راہ کھلنے کا فیصلہ ہونا ہے۔ یعنی انسان جس بھی ذہن پر پیدا ہوا، جس ڈگر پر چلتا رہا....... پھر جب کبھی اللہ نے اس کو چانس دیتے ہوئے اسکی سوچ اور ذہن کے خلاف کوئی دلیل (قرآن کی آیت یا صحیح السند حدیث کی بنا پر سنت) اس تک پہنچادی۔ اس موقع پر جو تو کانپ گیا، اس بات کو سنجیدہ لے لیا، اسے فوراً سمجھنے کیلئے فکر مند ہوگیا اور سمجھ آنے پر پہلے سے موجود غلطی سے تائب ہوکر اپنے ذہن، مسلک۔ فرقے اور اکابرین کو قرآن کے نیچے اور اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو اوپر کرتے ہوئے حق بات کو فوراً تسلیم کرلیا۔ اس خوش نصیب کیلئے تو ہدایت کی راہیں کھلنی شروع ہوجائیں گی۔ لیکن جس بدنصیب نے دلیل کے برعکس اپنی سوچ، اپنے فرقے، مسلک، اکابرین.... سے جذباتی عقیدت ومحبت کی بنا پر پہلی مرتبہ سامنے آنے والی حق بات کو غیر سنجیدہ لیا، غفلت واعراض کیا، چشم پوشی کی، غلط تاویل وتحریف اور تکذیب کی راہ اپنائی اس نے اپنے لئے تباہی کے راستے کو اختیار کرلیا۔ اب شاید وہ زندگی بھر حق کو تسلیم نہ کرسکے الا کہ فوراً تائب ہوجائے۔ جس نے بات ماننی ہو وہ پہلی دفعہ بات سامنے آنے پر ہی مان جاتا ہے۔

جس نے پہلی دفعہ حق سامنے آنے پر اسے فوراً سنجیدہ نہیں لیا۔ اس پر اب بڑی بڑی نشانیاں بھی واضح کردی جائیں، سارا قرآن بھی گزار دیں تو وہ ایک لفظ نہیں مان سکے گا، دیکھئے: (سورۃ لانعام:111)۔ بلکہ تسلیم کرنے کی بجائے اعراض، چشم پوشی، غلط تاویل وتحریف وتکذیب کی طرف جائے گا۔ مگر یہ اللہ کسی کو زبردستی ہدایت پر لے آئے، جو کہ اللہ کا قانون وقاعدہ نہیں۔

زندگی کے تین سب سے اہم عنوانات

ویسے تو دین کے بہت سارے عنوانات ہیں لیکن تین عنوانات ایسے ہیں جو اولین بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔زندگی میں بہت کچھ کر لیا لیکن اگر ان تین عنوانات کو قرآن کے معیار پر سمجھ کر زندگی میں نہ لایا جاسکا.......تو بہت کچھ سیکھ کر بھی کچھ نہ سیکھا اور دنیا میں آنے کا مقصد ہاتھ سے جاتا رہا۔وہ تین عنوانات ہیں: (۱)۔توحید، (۲)۔رسالت اور (۳)۔آخرت

باقی سارا دین بشمول: عقائد ونظریات، عبادات، اخلاقیات ومعاملات، معاشیات، دعوت وجہاد.....انہیں تین عنوانات کی تفصیلات ہیں۔ابلیس ہر ممکن کوشش سے ان کے فہم سے دور کرے گا۔لہٰذا اولین ترجیح کے ساتھ قرآن کی بنیاد پر انہیں فوراً سمجھنے کا عہد کریں۔انکی مختصر اہمیت کچھ یوں ہے:

(۱)۔توحید: جن وانس کی تخلیق کی غایت ہی خالق کی معرفت و بندگی اور اسکی وحدانیت ہے۔تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کی بنیاد ایک خدا کی بندگی رہی۔اگر ابلیسی دھوکوں میں آ کر کسی کی اولین ترجیح ''توحید کو کما حقہ سمجھنا اور ہر نوع کے شرک سے اپنا دامن پاک کرنا'' نہ بن سکی تو اسکی دنیا وآخرت اندھیر ہوگئی۔کیونکہ توحید سے محرومی پر بروز قیامت: نہ بخشش ہوگی، نہ شفاعت اور دنیا میں کیے گئے سارے نیک اعمال اکارت ہوجائیں گے۔توحید کو کما حقہ سمجھنے کیلئے دیکھئے ہماری تحریر: (توحید کا جامع تصور)

(۲)۔رسالت: توحید کے بعد دوسری اہم ترین چیز ''رسالت'' ہے۔رسالت بمثل مینارہ نور ہے جو مراد تک رسائی کیلئے خالص روشنی مہیا کرتی ہے۔جب تک رسالت پر صحیح ایمان نہ ہو اور قرآن کے معیار پر اسکے بنیادی تقاضے پورے نہ کیے جائیں، ابلیس سے بچنا اور دین پر حقیقی معنوں میں عمل پیرا ہونا ممکن نہیں۔رسالت کو کما حقہ سمجھنے کیلئے دیکھئے ہماری تحریر: (رسالت کا حقیقی تصور)

(۳)۔آخرت: دنیا کے عارضی پن، دارالامتحان اور دارالآزمائش جبکہ آخرت کے دارالقرار، اصل زندگانی کا تصور جس قدر پختہ ہوگا، اسی قدر عمل کی توفیق نصیب ہوگی۔جو دنیا وآخرت کی حقیقت نہ سمجھ سکا اس کا نفس وشیطان سے بچنا بہت مشکل ہے۔جو اخروی لافانی زندگی سے غافل ہو دنیا کو سب کچھ سمجھ بیٹھا وہ ہلاک ہوگیا۔نفس وشیطان کی غلامی سے نجات کیلئے دیکھئے ہماری تحریر: (دنیا وآخرت)

لہٰذا اگر آپ واقعتاً اپنے ساتھ مخلص ہیں تو پھر فوراً ان تین عنوانات کو قرآن کی بنیاد پر سمجھنے کی فکر کریں۔

شرائط میں ناکامی کے تباہ کن نتائج

جیسے ہی انسان ہدایت کوتسلیم کرنے کی بنیادی شرائط (اخلاص وسچائی،طلب وجستجو،تمسک بالقرآن اورعقل ودانش کےاستعمال) کو پورا کرنے میں ناکام ہوجاتا ہے،تو ابلیس اپنے دعوے کے مطابق پوری قوت سے جھپٹ پڑتا ہے۔اب ابلیس دو بنیادی، چار ثانوی اور قریباً پندرہ مزید ہتھیاروں کے ذریعے اسے قابو کرنے کے لئے سرگرم ہوجاتا ہے۔اورانسان گمراہی کو ہدایت اور ہدایت کوگمراہی قرار دے دیتا ہے۔غلط کوصحیح اور صحیح بات کوغلط، سچ بات کوجھوٹ اور جھوٹ کو سچ قرار دیتا جاتا ہے دیکھئے:(الاعراف:146)۔

دو بنیادی ہتھیار: انسان کو جکڑنے کیلئے دو بنیادی بیڑیاں (زنجیریں) ہیں: تعصب اور تنگ نظری

(۱)۔تعصب: بے جا طرفداری،ضد، بلا دلیل کسی ایک طرف ہوجانا،حق واضح ہونے پر بھی اپنے ذہن و مسلک پر بے جا قائم رہنا۔اپنے خلاف آنے والے دلائل سے آنکھوں پر پٹی باندھ لینا(الشوریٰ:14)۔

(۲)۔تنگ نظری: حق بات سننے، جاننے اور ماننے کیلئے اپنی سوچ، ذہن کشادہ رکھنے کی بجائے تنگ نظر،تنگ دل ہوجانا،خوشدلی سے حق کی طرف لپکنے کی بجائے،شدید تنگی محسوس کرنا،جیسا کہ خالق نے فرمایا:

"پس وہ شخص جسکے لئے اللہ نے ارادہ کرلیا ہو ہدایت کا تو اسکا سینہ کھول دیتا ہے اسلام کیلئے۔اور جس کے لئے ارداہ کرلیا ہو کہ اسے گمراہ کیا جائے تو کر دیتا ہے اسکا سینہ تنگ،گھٹا ہوا۔گویا کہ چڑھ رہا ہو آسمان کی طرف اور یوں ہی اللہ مسلط کر دیتا ہے گندگی ان لوگوں پر جو مانتے نہیں۔اور یہ (کشادگی وآمادگی کا) راستہ ہے تیرے رب کا بالکل سیدھا۔بے شک ہم نے واضح کردی ہیں آیات ان لوگوں کیلئے جونصیحت قبول کرتے ہیں۔"(الانعام:125-126)

ہمارے سینے اسلام کیلئے توالا ماشاءاللہ تنگ ہیں جبکہ اپنے اپنے فرقوں کیلئے کھلے ہیں۔

چار ثانوی ہتھیار: ابلیس مذکورہ دو بنیادی ہتھیاروں کے ساتھ درج ذیل چار مزید ہتھیار استعمال کرتا ہے:

(۱)۔اعراض وغفلت: اپنے ذہن ومسلک کے خلاف آنے والی آیات سے دور بھاگنا۔اس جرم کی شدید قباحت کوجاننے کیلئے دیکھئے:(السجدہ:22)،(البقرہ:88)،(الملک:10-11)(نوح: 5-8)

(۲)۔کتمانِ حق: اپنے مسلک کے خلاف آنے والی آیات کو بیان کرنے کی بجائے چھپانا(البقرہ:160-159)

(۳)۔غلط تاویل وتحریف: فرقہ بچانے کیلئے آیات کی غلط تاویل وتحریف کرنا:(حم السجدہ:40)،(سبا:5)

(۴)۔تکذیب: کچھ پیش نہ جائے تو حق بات کو ماننے سے صاف انکاری ہوجانا:(الاعراف:40,182)

اللہ ہماری اصلاح فرمائے،ہم نے اپنی زندگی میں بے شمار کلمہ گوان خطرناک بیماریوں میں مبتلا دیکھے۔ اگر آپ میں ان حقائق کو جان کر حقیقی ہدایت تک رسائی کی تڑپ ہے تو پھر تفصیل کیلئے فوراً دیکھئے ہماری تحریر "ہدایت"

سچی سُچی رہنمائی (Pure Guidance)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتلِ ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت و اصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ وتقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	

﴿آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغامِ حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔ لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔